کسوف وخسوف کے وقت کیا کریں ؟

سورج گرہن اور چاند گرہن اسلامی اور سائنسی اعتبار سے بڑا نازک اور اہم موقع ہے جیسا کہ اوپر تفصیل سے گذرا اس وجہ سے احادیث شریفہ میں اللہ کے نبی علیہ السلام نے اس موقع پر چند اعمال کی تلقین فرمائی ہے۔ پہلے ان احادیث کو لکھا جاتا ہے پھر ان سے ثابت شدہ اعمال کی نشاندہی کی جائیگی ملاحظہ ہو:

احادیث مبارکہ

(۱) حضرت بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے :إن الشمس والقمر آيتان من آيات الله لا يخسفان لموت أحد ولا لحياة،فإذا رئيتم ذلک فادعوا الله و كبروا و صلوا و تصدقوا

.

(بیشک سورج اور چاند اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جنہیں کسی کی موت وحیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، پس جب تم ان کو دیکھو تو اللہ تعالی سے دعا کرو، اس کی بڑائی بیان کرو، نماز پڑھو اور صدقہ خیرات کرو۔)

(بخاری:۱/۱۳۰)

(۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے:إن الشمس والقمر آيتان من آيات الله لاينكسفان لموت أحد ولا لحياته فإذا رئيتم ذلک فاذكروا الله و كبروا وصلوا وتصدقوا.

Scanned by CamScanner

(بیشک سورج اور چاند اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے دونشانیاں ہیں، جنہیں کسی کی موت وحیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، پس جب تم ان کو دیکھوتو ذکر کرو اللہ تعالی کی بڑائی بیان کرو، نماز پڑھواور صدقہ کرو۔)

(بخاری:۱/۱۴۲، مسلم:۱/۲۹۵)

(۳) حضرت ابو مسعود ﷛ کی روایت میں ہے :أن الشمس والقمر لا ینکسفان لموت احد من الناس ولکنهما آیتان من آیات الله فاذا رائیتموهما فقوموا فصلوا.

ترجمہ: سورج اور چاند کو لوگوں میں سے کسی کی موت کی وجہ سے گہن نہیں لگتا بلکہ وہ اللہ کی نشانیوں میں سے دونشانیاں ہیں پس جب تم ان کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو۔

(بخاری:۱/۱۴۲ مسلم:۱/۲۹۹)

(۴) حضرت ابوموسی ﷛ کی روایت میں ہے :هذه الآیا ت التي یرسل الله لا تکون لموت أحد ولا لحیاته ولکن یخوف الله به عباده ، فإذا رئیتم شیئاً من ذلک فافزعوا إلی ذکره و دعائه و استغفاره .

(یہ نشانیاں جنہیں اللہ تعالی بھیجتے ہیں، کسی کی موت وحیات کی وجہ سے رونما نہیں ہوتے بلکہ اللہ تعالی ان کے ذریعہ اپنے بندوں کو ڈراتے ہیں، جب تم ان میں سے کسی چیز کو دیکھو تو اللہ تعالی کے ذکر، اس سے دعا مانگنے اور استغفار کی طرف لپکو۔)

(بخاری:۱/۱۴۵ مسلم:۱/۲۹۶)

Scanned by CamScanner

(۵) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے :ثم جلس کماھو مستقبل القبلة یدعوا حتی انجلی کسوفھا .

((نماز سے فارغ ہوکر) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ روجیسا کہ تھے بیٹھ گئے اور مصروف دعا رہے، یہاں تک کہ گرہن ختم ہوگیا۔)

(أبوداوٗد:۱/ ۱۶۷)

(۶) حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :لقد أمر النبي صلی الله علیه وسلم بالعتاقة في کسوف الشمس .

(تحقیق کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم دیا ہے۔)

(بخاری:۱/۱۴۴)

(۷) بخاری کی روایت میں نماز کی تفصیلات بتانے کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:فقال ماشاء الله أن یقول ثم أمرهم ان یتعوذوا من عذاب القبر .

(پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جو کچھ کہ اللہ تعالی نے چاہا کہ آپ کہیں پھر لوگوں کو حکم دیا کہ عذاب قبر سے پناہ مانگیں۔)

(بخاری:۱/۱۴۳)

مندرجہ بالا روایات سے چند اعمال معلوم ہوئے،جن کو کسوف وخسوف کے موقع پر خصوصیت سے انجام دینا چاہئے،ان کو یہاں لکھا جاتا ہے:

(۱) نماز:

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جب کسوف وخسوف پیش آئیں،تو نماز پڑھنا

Scanned by CamScanner

چاہئے ،اس نماز کو ''صلوۃ الکسوف'' یعنی سورج گرہن کی نماز اور ''صلوۃ الخسوف'' یعنی چاند گرہن کی نماز کہا جاتا ہے۔اس موقع پر نماز کا حکم اسلئے دیا گیا ہے کہ نماز اہم عبادت یعنی تمام عبادات میں بڑی اہمیت کی حامل ہے ،اور اللہ تعالی سے قرب حاصل کرنے کا بہترین اور آسان ترین ذریعہ ہے جیسا کہ احادیث میں مروی ہے اور روحانی تسکین کا ذریعہ ہے، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا وقت ہوتا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے کہ اے بلال مجھے راحت پہنچاؤ یعنی اذان دے کر،اس کے علاوہ اللہ کے نبی علیہ السلام کا یہ معمول تھا کہ کوئی غیر معمولی واقعہ پیش آتا مثلاً تیز ہوا یا آندھی چلتی یا بہت زور کی بارش ہوتی وغیرہ تو نماز میں مشغول ہوجاتے ؛ چونکہ کسوف وخسوف بھی اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں اور جیسا کہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالی اپنے بندوں کو ڈرانے ہی کے لئے ان کو رونما کرتے ہیں؛اس لئے اس موقع پر نماز کے ذریعہ اللہ تعالی کو راضی کرنا اور اپنی ذلت وبے بسی کا اظہار کرنا چاہئے ۔اس نماز سے متعلق مزید تفصیلات آگے آرہی ہیں۔

(۲) دعا:

مذکورہ احادیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کی جناب میں دست بدعا ہوکر گڑگڑانا چاہئے ؛اس لئے کہ انسان ہر ہمیشہ اللہ تعالی کا محتاج ہے خصوصاً کسوف وخسوف کے موقع پر انسان دعا کا شدید محتاج ہے ؛اس لئے کہ یہ ایک نازک وقت ہے ایسے موقع پر دعا انسان کو بہت کام دیگی ؛اس لئے کہ دعا قضاء کو بھی بدل دیتی ہے چنانچہ حدیث میں ہے:

لایرد القضاء إلا الدعاء.

Scanned by CamScanner

(دعا کے سوا کوئی چیز تقدیر کو روک نہیں سکتی۔)

(ترمذی:۲/۳۵)

اسی طرح دعا آسمانی مصائب و پریشانیوں میں جو نازل ہو چکی ہیں یا آئندہ ہونے والی ہیں نفع دیتی ہے؛ چنانچہ ایک روایت میں ہے:

إن الدعاء ينفع ممانزل وممالم ينزل، فعليكم عبادالله بالدعاء.

(دعاء ان مصائب و پریشانیوں کے لئے بھی نفع دیتی ہے، جو نازل ہو چکی ہیں اور ان مصائب کے لئے بھی جو نازل نہیں ہوئیں؛ لہذا اے اللہ کے بندو تم پر دعا لازم ہے۔)

(ترمذی:۲/۱۹۵۔ ابواب الدعوات)

الغرض دعا بہت اہم چیز ہے جس سے بلائیں ٹلتی ہیں اور مصائب دور ہوتے ہیں؛ اس لئے اس موقع پر خصوصیت سے دعا کا اہتمام کرنا چاہئے اور اس وقت قبولیت کے بھی زیادہ آثار ہوتے ہیں؛ اس لئے کہ گرہن کی وجہ سے ایک مومن کا دل گھبرایا ہوا ہوگا، تو وہ دنیا کی جانب متوجہ نہیں ہوگا بلکہ اس کا قلب پوری طرح سے حق تعالی شانہ کی جانب متوجہ ہوگا، ایسی حالت میں اگر کوئی آدمی دعا کرے تو قبولیت کے بہت زیادہ آثار ہوتے ہیں۔ چنانچہ مرقاۃ میں ہے:

قال ابن الملک: إنما أمر بالدعاء لأن النفوس عند مشاهدة ما هو خارق للعادة تكون معرضة عن الدنيا ومتوجهة الى الحضرة العليا، فتكون أقرب إلى الإجابة.

(ابن الملک رحمۃ اللہ نے کہا: (اس موقعہ پر) دعا کا حکم اس

Scanned by CamScanner

لئے دیا گیا کہ نفوس خلاف عادت امور کے مشاہدہ کے وقت دنیا سے بے رغبت اور اللہ تعالی کی جانب متوجہ ہوتے ہیں؛لہذا ایسے مواقع پر قبولیت دعا کے زیادہ آثار ہوتے ہیں۔)

(مرقاۃ:۳/۵۳۳)

فقہاء اور شارحین حدیث نے لکھا ہے کہ اس موقع پر دعا نماز کسوف وخسوف کے بعد کی جائیگی یعنی پہلے نماز پڑھی جائیگی پھر اس کے بعد دعا گرہن کے ختم ہونے تک کی جائیگی اور اگر گرہن اوقاتِ مکروہہ (جن میں نماز پڑھنا منع ہے) میں لگے تو نماز کے بجائے دعاء میں مصروف رہا جائیگا۔اس سے متعلق کچھ مسائل آگے آرہے ہیں۔

(۳)صدقہ وخیرات:

ان احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کا بھی حکم دیا ہے ۔صدقہ خدا تعالی کے غضب کو دور کرتا ہے،چنانچہ حدیث میں ہے:

إن الصدقة لتطفيء غضب الرب وتدفع ميتة السوء.

(صدقہ اللہ تعالی کے غصہ کو بجھاتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے.)

(ترمذی:۲/۱۴۴)

اسی طرح صدقہ دینے والے کی حفاظت بھی ہوتی ہے،چنانچہ ایک حدیث میں ہے:

ما من مسلم كسا مسلماً ثوباً إلا كان في حفظ الله مادام عليه خرقة .

Scanned by CamScanner

(کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو کپڑا نہیں پہناتا مگر یہ کہ وہ اللہ تعالی کی حفاظت میں ہوتا ہے، جب تک کہ اس پر اس کا ایک ٹکڑا بھی ہے۔)

(ترمذی:۲/۵۷أبواب الزہد)

اور کسوف و خسوف کے موقع پر اس کی سخت ضرورت ہوتی ہے کہ خدا تعالی کے غضب سے بچا جائے اور ایسے اسباب اختیار کئے جائیں، جن سے خدا تعالی کا غضب دور ہو اور اپنی حفاظت ہو؛ لہذا اس موقع پر خوب صدقہ خیرات کرنا چاہئے ہر آدمی اپنی اپنی حیثیت سے صدقہ خیرات کرے خصوصاً صاحب حیثیت لوگوں کو اس جانب توجہ دینا چاہئے؛ اس لئے کہ اکثر معاصی کے مرتکب یہی حضرات ہوتے ہیں؛ لہذا انہیں چاہئے کہ اس موقع پر خوب صدقہ کریں۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ نے مرقاۃ میں ایک حدیث جس میں اس موقع پر صدقہ کا حکم دیا گیا ہے، اس کے ذیل میں لکھتے ہیں:

فيه إشارة الى إن الأغنياء والمتنعمين هم المقصود بالتخويف من بين العالمين ؛ لكونهم غالباً للمعاصي مرتكبين

(اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مخلوق میں مالدار اور خوش حال لوگوں کو بطور خاص اس میں ڈرایا جاتا ہے؛ کیونکہ زیادہ تر یہی لوگ معصیت کا ارتکاب کرتے ہیں۔)

(مرقاۃ:۳/۵۳۳)

حدیث نمبر ۶ سے معلوم ہوا کہ اس موقع پر خصوصا غلاموں کو آزاد کرنا چاہئے

Scanned by CamScanner

یہ حکم اس لئے دیا گیا کہ اس زمانے میں غلام موجود تھے اور اس وقت غلاموں کو آزاد کرنا بڑی نیکی تھی جیسا کہ احادیث میں ہے، آج کل غلام موجود نہیں ہیں؛ اس لئے اس پر عمل ممکن نہیں ہے، البتہ اس حدیث سے اتنا ضرور سمجھ میں آتا ہے کہ صدقات و خیرات میں بھی زیادہ تر ایسے صدقات وخیرات کرنا چاہئے کہ جس سے لوگوں کو زیادہ فائدہ پہنچے۔ واللہ تعالی اعلم وعلمہ اتم۔ علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ ارشاد الساری شرح البخاری میں اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں:

ولما كان أشد ما يتوقع من التخويف:النار جيء الندب بأعلى شيء يتقى به النار لأنه قد جاء من أعتق رقبة مؤمنة أعتق الله بكل عضو منها عضوا منه من النار فمن لم يقدر على ذلك فليعمل بالحديث العام وهو قوله عليه الصلاة و السلام :اتقوا النار ولو بشق تمرة ويأخذ من وجوه البر ما أمكنه .قاله ابن ابى حمزة.

(چونکہ کسوف اور خسوف کے ذریعہ سب سے زیادہ جہنم سے ڈرانا مقصود ہے، اس لئے ایسی چیز کو مستحب قرار دیا گیا جس سے جہنم کی آگ سے بچا جا سکے، اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا جس نے ایک مومن غلام آزاد کیا اللہ تعالی اس کے ہر عضو کے بدلہ اس کے ایک عضو کو جہنم سے آزاد فرمائیں گے، اور جو شخص اس کی قدرت نہ رکھتا ہو وہ عام حدیث پر عمل کرے جس سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جہنم سے بچو گرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی سے کیوں نہ ہو، اور اس کے علاوہ بھی

Scanned by CamScanner

امور خیر میں سے جو ممکن ہو اختیار کر لے۔)

(إرشاد الساری: ۳ / ۹۷)

نوٹ: عتاق یعنی غلاموں کو آزاد کرنا صدقات ہی کی ایک مخصوص قسم ہے جس سے انسان پر سے ایک بوجھ ہٹا دیا جاتا ہے، لہذا اگر چہ موجودہ زمانہ میں غلام اور باندیاں تو موجود نہیں ہیں مگر اس کی دیگر شکلیں ہیں مثلاً: کسی قرضدار کا قرضہ ادا کر دینا، اسی طرح کسی قیدی کو رہا کروانا یا کسی بے قصور پر مقدمہ چلایا جا رہا ہو جب کہ وہ حق پر ہے اور مقدمہ غلط تو اس کی ممکنہ امداد کرنا وغیرہ یہ امور بھی عتاق کے عموم میں داخل ہو سکتے ہیں۔ ھذا ما أفادہ استاذی وشیخی حفظہ اللہ

(۴) توبہ واستغفار:

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ اس موقع پر اللہ تعالی کی جناب میں اپنے گناہوں سے توبہ واستغفار کرنا چاہئے، گناہوں پر اپنے دل میں ندامت پیدا کرنی چاہئے اور اللہ تعالی کو ناراض کرنے والے کاموں کو ترک کرنے کا عزم کر کے گناہوں کو ترک کر دینا چاہئے اور خصوصاً عذاب قبر سے پناہ مانگنی چاہئے؛ اس لئے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصیت سے قبر کے عذاب سے پناہ مانگنے کا حکم دیا ہے جیسا کہ حدیث نمبر ۴ میں گذرا۔ اس موقع پر خصوصیت سے عذاب قبر سے پناہ مانگنے کا جو حکم دیا گیا ہے اس کی وجہ ابن منیر رحمہ اللہ سے ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں نقل کی ہے۔ ملاحظہ ہو:

قال ابن منير في الحاشية : مناسبة التعوذ عند الكسوف أن ظلمة النهار بالكسوف تشابه ظلمة القبر وإن كان نهاراً والشيء بالشيء يذكر فيخاف من هذا كما

Scanned by CamScanner

يخاف من هذا فيحصل الاتعاظ بهذا في التمسک بما ينجي من غائلة الآخرة.

(ابن منیر رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ گرہن کے موقع پر تعوذ کی مناسبت یہ ہے کہ گرہن کی وجہ سے دن میں اندھیرا قبر کی ظلمت واندھیرے کی طرح ہوجاتا ہے اور ایک چیز دوسری چیز کی یاد کا سبب بنتی ہے، پس بندہ اس سے خوف کھانے لگتا ہے جس طرح وہ قبر سے خوف کھاتا ہے، پس وہ آخرت کی ہولناکیوں سے نجات دلانے والی چیزوں کو اختیار کرکے عبرت حاصل کرتا ہے۔)

(فتح الباری: ۲/۶۶۴)

(۵) ذکر:

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ اس موقع پر ذکر بھی کرنا چاہئے ذکر سے مراد نماز بھی ہوسکتی ہے؛ لہذا نماز پڑھنے سے یہ حاصل ہوجائے گا؛ اس لئے کہ نماز جامع لأذکار ہے اور اگر گرہن مکروہ اوقات میں لگے (جن میں نماز منع ہے) تو دعا، ذکر واذکار وغیرہ میں مصروف رہنا چاہئے۔ اس موقع پر ذکر کا حکم غالبا اس لئے دیا گیا ہے کہ کسوف وخسوف کے موقع پر مومن اللہ تعالی سے خوفزدہ ہوتا ہے اور اس کے خوف سے پریشان ہوجاتا ہے تو ذکر سے اس کی یہ پریشانی زائل ہوجاتی ہے۔

﴿أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾

(خوب سمجھ لو اللہ کے ذکر ہی سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔)

(سورۃ الرعد: ۲۸)

Scanned by CamScanner

لہذا اس موقع پر اگر نماز اور دعا سے فراغت کے بعد وقت ہو تو ذکر اللہ میں مصروف رہنا چاہئے اور اسی طرح گرہن اگر اوقات مکروہہ میں لگے تو بجائے نماز کے دعا اور ذکر میں مصروف رہنا چاہئے ۔ملا علی قاری رحمۃ اللہ لکھتے ہیں:

(فإذا رأيتم ذلك فاذكروا الله)أي بالصلاة في غير الأوقات المكروهة و بالتهليل و التسبيح و التكبير و الاستغفار وسائر الأذكار في الوقت المكروه.

(جب تم گرہن دیکھو تو اللہ کو یاد کرو یعنی مکروہ وقت نہ ہو تو نماز پڑھو اور مکروہ اوقات میں کلمہ طیبہ، تسبیح، تکبیر اور استغفار اور دیگر اذکار کے ذریعہ اللہ کو یاد کرو۔)

(مرقاۃ: ۳ / ۵۳۱)

کشف المحجوب عن احکام الکسوف والخسوف

مولف ۔۔۔ علامہ خالد خان قاسمی صاحب مدظلہ العالیہ

مرتب ۔۔ مفتی عرفان اللہ درویش ھنگو عفی عنہ

WhatsApp: +92-03359954788
Facebook: https://www.facebook.com/Majlisulftawa
Telegram: https://t.me/Majlisulftawa

Scanned by CamScanner